



## سوال

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اجتماعی طور پر ثابت ہے یا نہیں؟ اگر کسی وقت کر لی جائے اور کبھی نہ کی جائے تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ کون سا طریقہ صحیح ہے۔ اگر کوئی کرنے والوں کے ساتھ دعا نہ کرے تو گناہ گار تو نہیں ہوگا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدیوں کا ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں ہے، اس بات کی صراحت حافظ ابن تیمیہ، حافظ ابن قیمؒ نے فرمایا:

"وأما الدعاء بعد السلام من الصلوة مستقبلي القبلة أو لما سويهم فلم يكن ذلك من بدية صلي اللہ عليه وسلم أصلاً ولا روي عنه بأسد صحيح ولا حسن"

نماز کے اختتام پر سلام کے بعد قبلہ رخ ہو کر یا مقتدیوں کی طرف چہرہ کر کے دعا کرنا نبی کریم ﷺ سے اصلاً ثابت نہیں ہے۔ یہ بات کسی صحیح اور حسن سند بھی مروی نہیں ہے۔

(زاد المعاد ج 1 ص 257 طبع مؤسسة الرسالة بیروت)

جب ایک بات صراحتاً ثابت ہی نہیں ہے اور سلف صالحین سے اس پر نکیر بھی ثابت ہے تو بعض عمومی دلائل کی رو سے اس پر خواہ مخواہ زور دینا اور اجتماعی دعا نہ کرنے والوں پر فتویٰ لگانا انتہائی غلط اور مذموم حرکت ہے۔

بعض لوگ فرض نماز کے بعد انفرادی دعا میں رفع یدین کے بارے میں چند روایات پیش کرتے ہیں:

(1) وعن محمد بن ابی یحییٰ الاسلمی قال: رایت عبد اللہ بن الزبیر وراي رطلارافعا يدیه معا قبل ان یفرخ من صلوتہ فها فرخ مناسا قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یرفع یدیه حتی یفرخ من صلوتہ

(تحفة الاحوذی ج 1 ص 245 و مجمع الزوائد ج 10 ص 169، والفظ لہ بحوالہ طبرانی وقال: رجالہ ثقات)

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے۔





والی روایات بھی سدا ضعیف ہیں۔ یہاں بطور تنبیہ عرض ہ کہ نماز کے بعد مختلف اذکار اور دعائیں آپ ﷺ سے بطریق تواتر ثابت ہیں۔ اسی طرح دعائیں ہاتھ اٹھانا بھی متواتر ہے۔ مالک بن یسار السکوئی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «اذا سلمتم اللہ فسلوه بظنون الکفم ولا تسالوه بظنورہا»

اگر تم اللہ سے (دعا) کرو تو ہتھیلیاں اوپر کر کے یعنی سیدھے ہاتھوں سے مانگو ہتھیلیوں کی پشت اوپر کر کے نہ مانگو۔ (سنن ابی داؤد الصلوٰۃ باب الدعاء 1486، وسندہ حسن ولد شاہد عند الطبرانی وقال الیثی فی مجمع الزوائد 10/169 ورجالہ رجال الصحیح غیر عمار بن خالد الواسطی وھو ثقہ)

اس مضموم کی دوسری روایات بھی ہیں۔

جیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا یصح لاء فیدعوا بمضموم ولا من البعض الا باجم اللہ»

(مسلمانوں کا) کوئی گروہ اگر جمع ہو اور بعض ان کا دعا کرے دوسرا آمین کہے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر لیتا ہے۔ (المستدرک للحاکم ج 3 ص 347 ح 5478، مجمع الزوائد ج 17010 بحوالہ الطبرانی وھدانی فی المعجم الکبیر ج 4 ص 22، 21 ح 353635، ابن عساکر 13/54)

اس روایت کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ عبداللہ بن میرہ کی سیدنا جیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے سیدنا جیب رضی اللہ عنہ 42 ہجری میں فوت ہوئے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (1106) جبکہ عبداللہ بن میرہ 41 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (3674)

مختصر اغرض ہے کہ فرائض و نوافل کے بعد امام اور مقتدیوں کا اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں ہے، ہاتھ اٹھانے کی صراحت کے ساتھ انفرادی دعا والی روایات بھی غیر ثابت ہیں مجوزین حضرات عمومی دائل اور بعض غیر ثابت روایات سے استدلال کرتے ہیں، راجح یہی ہے کہ کبھی بھار کسی کی درخواست پر ہانگ لیں تو جائز ہے۔

یہی حکم نماز جمعہ یا جلسہ واجتماع کے بعد والی دعا کا ہے۔

دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا دو صحابہ یوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ (الادب المفرد للبخاری باب 276 ح 609 وسندہ حسن۔ ہدایۃ المسلمین الرافع الحروف 45، دوسرا نسخہ ص 58) لہذا اس عمل کو جاہلوں کا کام بتانا صحیح نہیں۔

ھدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 1 ص 463

محدث فتویٰ